رسول پاک
مکتبہ جامعہ، دہلی

عبدالواحد سندھی جامعی اُستاد مدرسہ ابتدائی جامعہ

مکتبہ جامعہ

بار دوم ۱۰۰۰ دہلی - نئی دہلی - لاہور - لکھنؤ - بمبئی قیمت ۸ر

مسلمان بچّوں کے نام

میں نے یہ کتاب تمھارے لئے لکھی ہے۔ اور
اسے تمھارے ہی نام سے منسوب کرتا ہوں
رسولِ پاک سب سے زیادہ تم بچّوں کو چاہتے تھے۔
اور تم بھی اپنے پیارے رسول سے ضرور محبت کرتے
ہوگے۔ مگر میاں! پیارے رسول سے محبت کرنے کا
مطلب بھی سمجھے؟ آؤ ہم بتائیں۔
ان کے پیارے اسلام کو دنیا میں پھیلاؤ
خدا تمھاری مدد کرے۔ آمین

تمہارا دوست

عبدالوحد

اس کتاب میں کون کون سی باتیں ہیں؟

رسولِ پاک کون تھے؟

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ رسولِ پاک کا دیس

جس طرف ہم تم منھ کرکے نماز پڑھتے ہیں اسے مغرب یا پچھم کہتے ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان سے دور مغرب کی طرف ایک مشہور ملک ہے اس کا نام عرب ہے۔

اس ملک کو دیکھو تو بس خدا کی قدرت

نظر آتی ہے۔ جدھر دیکھو ریت کے اونچے اُونچے ٹیلے۔ گرمیوں میں یہاں سخت گرمی پڑتی ہے۔ جیسے آگ برس رہی ہو زور کی آندھیاں بھی چلتی ہیں۔

عرب میں پانی کی بہت کمی ہے۔ دریا اور ندی نالے بھی بہت کم ہیں جہاں کہیں کوئی قدرتی چشمہ ہوتا ہے۔ بس وہاں تھوڑے سے کھجوروں کے جھنڈ اور کچھ گھر نظر آتے ہیں، نہیں تو جدھر دیکھو بس ریت ہی ریت۔ یہاں بسنے والے بہت سے خاندانوں اور قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں

یہ لوگ بڑے بہادر اور ہمت والے ہوتے ہیں۔ ان کی دولت بس اونٹ ہیں یا بھیڑ بکریاں۔ یہ ان کا دودھ پیتے، گوشت کھاتے اور ان کے بالوں سے کپڑے اور رہنے کے لئے خیمے بناتے ہیں۔ گھوڑا ان کا سب سے زیادہ وفادار ساتھی ہے۔

۲۔ رسولِ پاک سے پہلے عرب کی حالت

اب سے سینکڑوں برس پہلے کی بات ہے۔ عرب کے بسنے والے بڑے بے رحم اور کٹّر تھے۔ آدمی کی جان لینا ان کے آگے کوئی بات ہی نہ تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ مرتے تھے ان کی لڑائیاں تو پچاس پچاس برس تک ختم نہ ہوتی تھیں گھر کے گھر اجڑ جاتے تھے۔

دل کے ایسے سخت کہ اپنی ننھی منّی معصوم

بچیاں پیدا ہوتے ہی اپنے ہاتھوں زندہ زمین میں گاڑ آتے۔ محتاجوں اور یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے پردیسیوں اور مسافروں کو لوٹ لیتے۔

خدا کو بھی نہیں مانتے تھے۔ سینکڑوں پتھر دیوتا بنا رکھے تھے جنھیں خدا کا ساجھی کہتے تھے۔ اس ملک میں ایک پیغمبر گذرے ہیں ان کا نام تھا حضرت ابراہیمؑ۔ یہ خدا کے بہت پیارے رسول تھے۔ انھوں نے خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر بنایا تھا جسے خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ اس خدا کے گھر کو یہاں کے رہنے

والوں نے اپنے بتوں کا مندر بنا رکھا تھا۔ جانتے ہو اس میں کتنے بت تھے۔ بس یوں سمجھ لو کہ جتنے سال کے دن ہوتے ہیں اتنے ہی بت اس مندر میں تھے۔ عرب کے رہنے والے ان کے آگے اپنا ماتھا ٹیکتے تھے۔ پتھر اور مٹی کی ان ہی مورتوں سے اپنی مرادیں مانگتے تھے۔

۳۔ دُنیا کے اور ملکوں کی حالت

یہ برائیاں صرف عرب ہی کے لوگوں میں نہ تھیں دنیا کے اور ملکوں کے رہنے والوں میں بھی تھیں۔ پہلے جو اچھے اور نیک لوگ نبی یا پیغمبر دنیا کو اچھی باتیں سکھانے آئے تھے۔ لوگوں نے ان کی بتائی ہوئی باتوں کو بھلا دیا تھا۔ دنیا میں چاروں طرف گناہ ہی گناہ تھا۔ نیکی کرنا لوگ بھول چکے تھے۔ جب تم بڑے ہوگے تو بڑی بڑی کتابوں میں یہ باتیں پڑھوگے۔

خدا نہیں چاہتا کہ اُس کے بندے بُرے کاموں

میں بس پھنسے ہی رہیں وہ بڑا مہربان ہے اس نے
ہمیشہ اپنے بندوں کو سیدھی راہ بتانے کے لئے
نبی یا پیغمبر بھیجے بہت دن پہلے جب ساری دنیا
برائیوں میں مبتلا تھی۔ اللہ میاں نے ساری دنیا
کو سمجھانے اور نیک راہ بتانے کے لئے اپنی طرف
سے ایک رسول عرب میں بھیجا۔ جنھوں نے
ساری دنیا کے لوگوں کو اچھی باتیں بتائیں اور
بری باتوں سے روکا۔ ان کا پیارا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ وہ خدا کے سچے آخری
رسول ہیں انھوں نے ہمیں اسلام جیسا سیدھا
سادہ آسان اور اچھا دین سکھایا۔ ہم مسلمان

ان کے نام لیوا ہیں۔ ان ہی کے غلام ہیں ان ہی کا کلمہ پڑھتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم[1] اللہ کے رسول ہیں۔) جب تم بڑے ہو گے تو پڑھو گے کہ رسول پاک نے عرب کو کس طرح بُری باتوں سے تھوڑے ہی دنوں میں پاک کیا اور پھر اُن کے

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں اللہ کی رحمت اور سلامتی اُن (محمد) پر ہو۔ مسلمانوں کو تاکید ہے کہ جب محمد کا پیارا نام لیں تو فوراً صلی اللہ علیہ وسلم بولیں۔ تم بھی اسے اچھی طرح یاد کر لو، اسے مختصر کر کے اس طرح بھی لکھتے ہیں (ص)، مگر اس کو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیئے۔

ساتھیوں (صحابہ) نے ان کی اچھی باتوں کو دنیا
کے کونے کونے میں کیسے پھیلایا آج اسلام کے
ماننے والے تم کو پورب، پچھم، اُتر اور دکھن میں
کروڑوں کی تعداد میں ملیں گے۔ جوں جوں دنیا
علم میں ترقی کرے گی۔ اسلام کی سچی باتوں کا
عام چرچا ہوتا جائے گا۔

۴۔ رسول پاک کی ولادت

رسول پاک عرب کے ایک بڑے شہر مکّہ میں عزت اور بزرگی والے گھرانے قریش میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا بی بی آمنہ تھا۔ آپ بچپن ہی سے یتیم ہو گئے تھے۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کو پالا پوسا۔ عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی پرورش اور حفاظت کی۔

۵۔ رسولِ پاک مکّہ میں

چالیس سال کی عمر میں اللہ میاں نے رسولِ پاک کو ساری دنیا کے لئے اپنا آخری رسول بنایا۔ آپ پر قرآن پاک اتارا۔ آپ نے ساری دنیا کو قرآن پاک کی تعلیم دی۔ تم پوچھوگے قرآن پاک میں کیا ہے؟ رسول پاک کو اللہ میاں نے قرآن پاک میں بہت اچھی اچھی باتیں بتائیں جیسے "اے رسول لوگوں کو اچھی باتیں بتاؤ اور بری باتوں سے روکو۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ بتوں کی پوجا نہ کرو۔ یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ کا کوئی

ساجھی نہیں وہ اکیلا قدرت والا ہے۔" غریبوں کے ساتھ اچھّی طرح پیش آؤ اور یتیموں پر رحم کرو۔" اسی طرح کی سینکڑوں اچھی اچھی باتیں قرآن پاک سکھاتا ہے۔ جب تم بڑے ہوگے تو قرآن میں یہ باتیں پڑھ لوگے۔

ان باتوں کے بتانے سے پہلے مکّہ کے بسنے والے آپ کی بڑی عزّت کرتے تھے۔ اس لئے کہ آپ چھوٹی عمر ہی سے ایماندار، سچّے، نیک اور غریبوں کے مددگار یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں کے ہمدرد تھے۔ یہ تو تم پڑھ چکے ہو کہ مکّہ کے بسنے والے بتوں کے پجاری تھے سوچو تو بھلا ایسے لوگ بتوں کے خلاف کوئی بات

کیونکر سننے لگے ؟ رسول پاک نے انھیں بتوں
کی پوجا سے روکا تو وہ بگڑ گئے ۔ اور رسول پاک
کے جانی دشمن ہو گئے ۔ رسول پاک اور
مسلمانوں کو بری طرح ستایا گیا مگر جیت
اسلام ہی کی ہوئی ۔

۶۔ مکّہ والے رسولِ پاک کے خلاف ہو گئے

شروع شروع میں آپ اکیلے تھے۔ ساری خدائی آپ کے خلاف تھی مکّہ والوں نے آپ کو ستایا۔ دکھ دئے، تکلیفیں پہنچائیں مگر آپ ہمت اور صبر کے ساتھ لوگوں کو بُری باتوں سے روکتے رہے اور اچھّی باتیں سکھاتے رہے۔ مکّے جیسے بڑے شہر میں کیا سب لوگ مغرور اور شریر تھے؟ نہیں! اچھے اللہ کے بندے ایسے بھی تھے جنھوں نے خدا کے رسول کی باتوں کو مانا، بتوں کی پوجا کو چھوڑا، اور

اچھے کام کرنے لگے۔ وہ مسلمان کہلائے مکّہ کے
پجاریوں نے ان مسلمانوں کو بری طرح ستانا شروع
کیا ان کی تکلیفوں کا حال سن کر آدمی کانپ اٹھتا ہے
پر یہ مسلمان اپنے ارادے کے پکّے تھے۔ وہ جان
دینا آسان سمجھتے اور ایمان چھوڑنا مشکل۔ مکّہ والوں
نے مسلمانوں کو ایسی ایسی سخت تکلیفیں دیں کہ
بہت سے مسلمانوں نے جانیں دے دیں۔

۷۔ اسلام کی خاطر مسلمانوں نے گھربار چھوڑا

رسول پاک کے محبت بھرے دل نے اس بات کو گوارہ نہ کیا کہ مسلمانوں کو تکلیفیں دی جائیں آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنا پیارا دیس اور گھربار چھوڑ کر حبش کے ملک میں چلے جائیں، جو عرب کے پڑوس ہی میں ہے۔ اس حکم کے بعد بہت سے مسلمان وہاں چلے گئے۔ رسول پاک کچھ ساتھیوں کے ساتھ مکّہ میں رہ کر لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاتے رہے۔

حبش کا بادشاہ نیک اور رحم دل تھا۔ وہ عیسائی

تھا۔ اس نے ستائے ہوئے مسلمانوں کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ پر مکّے والوں نے مسلمانوں کو یہاں بھی آرام سے نہ رہنے دیا، وہ حبش کے بادشاہ کے پاس پہنچے اور اُس سے کہا کہ "یہ ہمارے بھاگے ہوئے لوگ ہیں اور انھوں نے ایک نیا مذہب بنایا ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ میاں کا بیٹا نہیں مانتے"۔

بادشاہ نے مسلمانوں کے سردار حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1] کو اپنے دربار میں بُلایا، انھوں نے

[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معنی ہیں۔ اللہ ان سے خوش ہو۔ جب رسولِ پاک کے کسی ساتھی کا نام لو یا سنو۔ تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور کہو اور اسے مختصر کر کے اس طرح بھی لکھتے ہیں (رض) مگر پڑھیں گے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بادشاہ کو بتایا کہ اسلام کیا ہے؟ اور رسول پاک لوگوں
کو کیا تعلیم دیتے ہیں؟ انھوں نے بادشاہ کو حضرت
عیسیٰؑ کی بابت سورۂ مریم کا وہ حصہ پڑھ کر سنایا جس
میں حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا سچا رسول اور بندہ اور
ان کی ماں حضرت مریم کو نیک اور پارسا بتایا گیا ہے
قرآن کی میٹھی زبان اور دل کو لگنے والی باتوں
نے بادشاہ اور اس کے سارے درباریوں پر بہت
اثر کیا اور بادشاہ بے اختیار کہہ اٹھا۔ اس کتاب
میں بھی وہی باتیں ہیں جو پہلی آسمانی کتابوں میں
تھیں۔ بادشاہ نے مسلمانوں سے کہا "جہاں تمہارا
جی چاہے رہو۔ تمھیں کوئی نہیں ستا سکتا"

۸۔ رسولِ پاک ﷺ کے ساتھ دشمنی

جب مکہ والوں نے دیکھا کہ اسلام آہستہ آہستہ پھیلتا ہی جاتا ہے تو ان کے دلوں میں رسول پاک کے خلاف دشمنی اور زیادہ ہو گئی۔ آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ مکے میں ایک مغرور پجاری تھا۔ اس کا نام ابوجہل (یعنی جہالت کا باوا) تھا۔ یہ سب سے زیادہ اسلام کی مخالفت کرتا تھا رسولِ پاک کو تکلیفیں دیتا۔ اور مسلمانوں کو طرح طرح سے ستاتا تھا اس نے اور سارے

کام تو چھوڑ رکھے تھے اور اسلام کے مٹانے کے لئے بس نت نئی ترکیبیں سوچتا اور دن رات مکّے والوں کو رسولِ پاک کے خلاف بھڑکاتا رہتا پر جیت تو ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے رسولِ پاک اور مسلمان کامیاب رہے، ابو جہل ایک لڑائی میں بُری طرح مارا گیا۔ اسی طرح اور سینکڑوں آدمی رات دن اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔

۹۔ رسول پاک کو دنیا کا لالچ دیا گیا

آپ سے مکّے کے امیروں نے کہا کہ آپ بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں تو آپ کو مکّے کا بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ آپ نے جواب میں کہا "خدا کی قسم اگر مکّہ والے میرے ایک ہاتھ پر سُورج اور دوسرے پر چاند لاکر رکھ دیں تب بھی اسلام کی باتیں سکھانے سے نہیں رُکوں گا۔ اسلام پھیل کر رہے گا چاہے میری جان اس پر قربان ہو جائے۔"

اس جواب نے مکّہ والوں کو آپے سے باہر کر دیا وہ جل بھُن گئے اور آپ کو اور زیادہ تکلیفیں دینے لگے۔ پتھر مارتے، رستے میں کانٹے بچھاتے آپ جدھر نکلتے آپ کے پیچھے بازاری لوگوں کو لگا دیتے جو آپ کو گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے۔ کئی سال تک یہ تکلیفیں آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر گذرتی رہیں مگر اسلام دن پر دن برابر پھیلتا ہی رہا۔

۱۰۔ رسول پاک مدینہ میں

مکّہ سے کچھ دور عرب کا ایک دوسرا بڑا شہر ہے جس کا نام مدینہ ہے۔ مدینہ کے رہنے والوں نے جب رسول پاک کا حال سُنا تو وہاں سے کچھ لوگ مکّہ آئے اور مسلمان ہو گئے ان لوگوں نے رسول پاک سے مدینہ چلنے کی درخواست کی اور آپ کو یقین دلایا کہ وہ ہر طرح سے اسلام کی مدد کریں گے۔

مکّہ والوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اور بھی بگڑے اور رسولِ پاک کے

خون کے پیاسے ہوگئے مگر اللہ میاں کو یہ بات
کیسے بھاتی کہ اس کے آخری رسول پر ذرا
سی بھی آنچ آئے، رسولِ پاک نے خدا کے
حکم سے اسلام کی خاطر اپنے پیارے دیس کو
چھوڑا جہاں بچپن سے لے کر ترپن سال کی
عمر تک رہے تھے۔

جب آپ مکّہ چھوڑ کر مدینے تشریف
لے گئے تو مدینے کے بہت سے لوگ مسلمان
ہوگئے اسلام کی مدد کرنے والے انصار کہلائے جن
مسلمانوں نے اپنا وطن چھوڑا، رسول کے ساتھ
مدینہ جاکر رہے وہ مہاجر کہلائے یعنی خدا

کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑنے والے۔ رسول پاک نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کیا وہ اس طرح کہ ایک انصاری کو لیا اور ایک مہاجر کو آپ نے دونوں کو بھائی بنا دیا۔ ان دونوں بھائیوں میں اتنی محبت تھی کہ سگے بھائیوں میں بھی ایسی محبت نہیں ہو سکتی۔

۱۱۔ اسلام کی ترقی

مدینہ میں رسول پاک کا آنا مبارک ہوا
اب اسلام عرب میں جلد جلد پھیلنے لگا بہت
سے لوگ مسلمان ہو گئے مگر مکہ والوں نے
یہاں بھی مسلمانوں کو آرام سے نہ رہنے دیا
مکّہ سے بڑی بڑی فوجیں لاکر اسلام اور
مسلمانوں کو مٹانا چاہا لیکن مسلمانوں کی
ہمت اور بہادری کے سامنے وہ ٹھیر نہ سکے
ایک لڑائی میں ابو جہل اور اس کے
دوسرے ساتھی مارے گئے مکّہ کے بسنے والوں

نے بہت چاہا کہ کسی طرح اسلام کو مٹائیں
انھوں نے طرح طرح کے جتن کئے مگر ناکام
رہے۔ اللہ میاں نے اسلام کو اتنی طاقت
دی کہ رسول پاک اور ان کے ساتھیوں نے
مکّہ کو بھی فتح کرلیا۔ خانہ کعبہ جو بتوں کا
مندر بنا ہوا تھا۔ اسے بتوں سے پاک صاف
کیا۔ مکّہ والوں نے آپ کو ہزاروں تکلیفیں
دیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ آپ کے قتل کی تدبیریں
کیں۔ مگر آپ نے اپنے ان جانی دشمنوں کو
معاف کردیا۔ اب سارے کا سارا عرب اسلام
کے نور سے جگمگا اُٹھا۔

۱۲۔ رسُول پاک اپنا کام پورا کر چکے

رسولِ پاک نے آخری حج ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمانوں کے ساتھ ادا کیا اسلام کی تعلیم کی بڑی بڑی باتیں رسولِ پاک نے مسلمانوں کو اسی حج میں بتا دیں اللہ میاں نے قرآن کا اتارنا بھی اسی حج کے بعد ختم کر دیا اور قرآن میں کہہ دیا کہ "آج دینِ اسلام کی باتیں تم پر پوری ہو گئیں۔ اب دُنیا کو قرآن کے علاوہ اور کسی کتاب کی ضرورت نہ ہو گی"

۱۳۔ اپنے مولا سے جا ملے

رسول پاک نے مسلمانوں سے کہا کہ میں نے تم کو اسلام کی ساری باتیں بتا دیں۔ تم لوگ ان باتوں کو دنیا میں پہنچاؤ، اس کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں رسولِ پاک تریسٹھ برس کی عمر میں اپنے مولا سے جا ملے مدینہ میں آپ کا مزار پاک ہے۔ جس پر دن رات اللہ میاں کی رحمتیں اور برکتیں اترتی رہتی ہیں۔ خدا ہمیں تمھیں اور سب مسلمانوں کو اس مزار پاک کی زیارت کرائے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥

اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر اوران کی اولاد پر جس طرح تونے رحمت بھیجی ابراہیمؑ پر اور اُن کی اولاد پر بیشک تو تعریف قبول کرنے والا بزرگی والا ہے۔

رسولِ پاکؐ کیسے تھے؟

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ مجھے اچھی عادتوں کے پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

۱۔ آپ کی سادگی

رسولِ پاکؐ کی زندگی اوّل سے آخر تک انوکھے حالات میں گذری۔ بچپن میں آپ یتیم ہوگئے دادا اور چچا نے پرورش کی۔ جوان ہوئے تو کچھ دن غریبی کی حالت میں بسر کئے۔ پھر اللہ میاں نے آپ کی تجارت میں برکت دی۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کو آخری رسول بنایا گیا۔ اس کی وجہ سے سارا مکہ آپ کا دشمن ہوگیا۔ پورے تیرہ سال آپ نے تکلیفوں اور پریشانیوں میں کاٹے نہ دن کو آرام

نہ رات کو چین۔ اس مخالفت کی وجہ سے
اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ میں جا رہے۔

مدینے میں بھی شروع میں آپ کو بڑی
پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آخر میں
اللہ میاں نے آپ کو اپنے کام میں کامیاب
کر دیا۔ وہ یہ کہ سارے عرب نے آپ کی
تعلیم کو مان لیا۔ اب آپ دین اور دنیا
کے بادشاہ تھے مگر ایک بات ایسی معلوم
ہوتی ہے جو دنیا کے کسی شہنشاہ میں نظر نہیں
آتی وہ یہ کہ آپ نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی
رسول پاک ہمیشہ سادہ صاف کپڑے پہنتے

تھے۔ آپ قمیص، جُبہ، تہمد اور پگڑی استعمال کرتے
تھے یہ کپڑے سُوتی ہوتے تھے۔ ریشم کو آپ نے
اپنے اور اپنی امت کے مردوں کے لئے حرام
کر دیا۔ آپ کے کپڑوں میں ذرا بھی بھڑک اور
نمائش نہ ہوتی تھی۔ اگرچہ ان کپڑوں میں پیوند
لگے ہوتے تھے پر صاف ستھرے اور سفید براق
ہوتے۔ آپ کے جوتے بھی معمولی چمڑے کے،
ہوتے تھے۔

گھر میں ایک موٹے سے بستر پر آپ رات
کو کچھ دیر آرام فرماتے پھر رات بھر نماز پڑھتے
اور اسلام کی ترقی کے لئے اللہ میاں

سے دعائیں مانگتے رہتے۔ ایک رات آپ
کی بیوی حضرت عائشہؓ نے آپ کے بستر کی
چار تہیں کر دیں تاکہ آپ آرام سے سو سکیں
آپ نے صبح بستر کے بارے میں پوچھا تو حضرت
عائشہؓ نے کہا" وہی آپ ہی کا بستر تھا مگر
اس کی چار تہیں کر دی تھیں تاکہ آپ کو زیادہ
آرام ملے" آپ نے فرمایا" اُسے تو پہلے جیسا
ہی کر دو۔ اس بستر نے رات مجھے نماز سے روکا"
آپ اپنا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتے
اپنے کپڑے خود ہی سی لیتے اپنی جوتیوں کو خود
گانٹھ لیتے۔ مسجد اپنے ہاتھ سے صاف کر دیتے۔

مدینہ میں جب مسلمان مسجد بنا رہے تھے تو آپ بھی
اور مسلمانوں کی طرح اینٹیں اور گارا لاتے۔ اسی
طرح جب کسی لڑائی میں کوئی کام ہوتا تو اُسے
بھی آپ سب مسلمانوں کے ساتھ مل کر کراتے آپ
اپنے خادموں سے زیادہ کام نہ لیتے تھے۔ کبھی
کبھی تو ان کو آرام پہنچانے کی خاطر ان کا کام
خود کر لیتے تھے۔

کھانا ہمیشہ سادہ کھاتے۔ آپ کی روز کی
غذا جَو کی روٹی تھی۔ اور وہ بھی کبھی پیٹ بھر کر
نہ کھائی اس لئے کہ آپ ہمیشہ بھوکوں کو کھلاتے
اور خود بھوکے رہتے۔ آپ کی بیوی حضرت عائشہ

جب آپ کے انتقال کے بعد کھانا کھاتیں تو رو دیتیں۔ حضرت عائشہ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ "رسولِ پاک نے اپنی عمر میں پیٹ بھر کر کبھی نہ کھایا" آپ کے سامنے جو کھانا موجود ہوتا اسے کبھی بھی برا نہ کہتے اگر آپ کو پسند نہ ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ کھجور اور شہد آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ رہنے سہنے میں ہمیشہ صفائی رکھتے تھے۔

آپ کو گدھے اور خچر کی سواری سے بھی عار نہ تھا۔ خیبر کی فتح کے دن آپ خچر پر سوار تھے، آپ اونٹ اور گھوڑے کے شہسوار تھے۔

غرض کہ آپ کی زندگی بڑی سیدھی سادی تھی، بناوٹ اور دکھاوا نام کو بھی نہ تھا۔

آپ اپنے رشتہ داروں کو بھی سادہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو اپنے گھر کے کام کاج کی وجہ سے بہت محنت کرنی پڑتی تھی۔ چکّی بھی خود پیستی تھیں۔ پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے ایک دن آپ سے عرض کیا: "مجھے کوئی لونڈی یا غلام دیا جائے"۔ رسول پاک نے اپنی بیٹی سے فرمایا "پہلے غریب اور محتاج مسلمانوں کا بندوبست ہو جائے"۔

رسول پاک کی یہ سادگی اس وجہ سے نہ تھی کہ آپ کے پاس کچھ نہ تھا۔ نہیں آپ کے پاس اللہ میاں کا دیا سب کچھ تھا۔ آپ عرب میں دین اور دنیا کے بادشاہ تھے۔ آپ کی آمدنی اتنی تھی کہ آرام سے امیروں اور بادشاہوں کی طرح رہ سکتے تھے۔ مگر آپ جو کچھ خرچ کرتے وہ دوسروں کی بھلائی کے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے کرتے۔ آپ اپنی سادہ زندگی سے مسلمانوں کے لئے عملی نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے۔

۲۔ گھر والوں اور رشتہ داروں سے محبّت

اکثر آدمی باہر لوگوں سے بہت اچھّی طرح ملتے جلتے ہیں مگر گھر میں اپنے بال بچّوں اور نوکروں سے۔ جن سے انھیں رات دن کا واسطہ پڑتا ہے اچھّی طرح پیش نہیں آتے۔ اور ذرا ذرا سی بات پر نوکروں کو ڈانٹتے رہتے ہیں بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں کو کھا جائیں گے۔ اس لئے آدمی کی ساری اچھی بُری باتیں گھر میں کھل جاتی ہیں۔

ہم رسول پاک کی گھر کی زندگی دیکھیں تو

معلوم ہوگا کہ رسول پاک نوکروں کے لئے سب
سے اچھے آقا تھے اپنی بیویوں کے لئے ہمدرد خاوند
تھے۔ اور بچوّں کے لئے محبت اور رحم والے
باپ تھے۔ آپ کا گھر کی زندگی کے بارے میں
یہ حکم تھا کہ " تم میں اچھے تو وہی ہیں جو
اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھے ہوں" آپ
کے ایک خادم تھے جن کا نام حضرت اُنسؓ
تھا۔ فرماتے ہیں کہ "جب میں آٹھ برس کا تھا۔
رسول پاک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دس
برس تک برابر آپ کی خدمت میں رہا مگر اس
تمام مدّت میں آپ نے ایک دفعہ بھی نہیں جھڑکا

اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا
آپ کبھی کسی کو اپنی زبان سے سخت بات جس
سے کسی کو تکلیف پہنچے نہ کہتے تھے اور نہ کبھی کسی
پر لعنت کرتے تھے۔ نہ کسی کو بُرا بھلا کہتے نہ کسی
کو بد دعا دیتے تھے۔

رسول پاک ہمیشہ گھر والوں کی بھلائی کا
خیال رکھتے تھے۔ بہتر سے بہتر سلوک کرتے تھے
آپ کی بیوی حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ
آپ کی طبیعت میں کسی قسم کی سختی اور بد مزاجی
نہ تھی۔ نہ آپ کبھی چلاتے نہ بدی کے عوض بدی
کرتے بلکہ ہمیشہ در گذر کر دیتے تھے حضرت علیؓ

فرماتے ہیں" آپ بڑی ہمّت والے سچّے ۔ نرم مزاج اور ہنس مکھ تھے" آپ کی عادت تھی کہ جب آپ کے گھر والے یا ساتھی آپ کو پکارتے تو آپ ہمیشہ لبّیک کہا کرتے تھے، (میں حاضر ہوں)

آپ اپنے بچّوں کو گود میں لیتے انھیں پیار کرتے اور ان سے کھیلتے ۔ اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو گود میں لے کر یا کاندھے پر بٹھا کر نماز پڑھتے تھے ۔ جب رکوع میں جاتے تو ایک طرف بٹھا دیتے ۔ یہ تو تم پہلے پڑھ چکے ہو کہ عرب کے بسنے والے معصوم لڑکیوں

کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ آپ لوگوں کے
سامنے یہ نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے کہ لڑکیوں
کی عزت کی جائے اور انھیں بھی لڑکوں کے
برابر سمجھا جائے ۔ دوسری یہ بات کہ آپ کو
اپنی اولاد سے بہت زیادہ محبّت تھی۔
رسول پاک کو جو محبّت اپنے نواسوں حضرت
حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے ساتھ تھی۔ اس کی
مثال ملنا مشکل ہے۔ ایک دن آپ کہیں
تشریف لے جارہے تھے رستے میں آپ کے
دونوں نواسے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ
ملے۔ آپ نے ایک کو ایک کندھے پر اور

دوسرے کو دوسرے کندھے پر بٹھایا۔ رسولِ پاک کے ساتھیوں نے چاہا کہ دونوں بچوں کو لے لیں۔ مگر انھوں نے کہا "ہمیں اپنے پیارے نانا کے کندھے پیارے لگتے ہیں"

ایک دن رسولِ پاک سجدہ میں تھے۔ حضرت حسینؓ آئے اور محبت سے اپنے نانا سے لپٹ گئے۔ رسولِ پاک نے نماز ختم کی اور اپنے مُنّے سے نواسے کو گود میں لے لیا ایک یہودی بھی وہاں بیٹھا تھا۔ اس نے دیکھ کر کہا "آپ بچّوں سے اتنی محبت کرتے ہیں، یہ ہمیں پسند نہیں ہے" رسولِ پاک نے فرمایا "اگر تم اللہ

اور اس کے رسول پر ایمان لاتے تو تم بھی بچّوں کو اپنے لئے رحمت اور آرام کا سبب سمجھتے۔ ان باتوں سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ رسولِ پاک اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں سے کتنی محبت کرتے تھے آپ کا حکم ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔

۳۔ آپ کا ہنس مکھ رہنا

رسولِ پاک کے ایک ساتھی کا قول ہے کہ "میں نے کسی آدمی کو رسولِ پاک سے بڑھ کر ہنس مکھ، خوش مزاج اور خوش خلق نہیں دیکھا۔" آپ جب کبھی کسی ملنے والے سے ملتے تو دیکھتے ہی مسکرا دیتے جس سے ملنے والے کا دل خوشی کے مارے باغ، باغ ہو جاتا تھا۔ اکثر چھوٹے چھوٹے بچے آپ کے پاس آجاتے تھے آپ ان کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور ان سے ہنسی کی باتیں کیا کرتے تھے۔

آپ خوش طبعی میں اپنے خادم حضرت انسؓ کو اکثر "دو کانوں والا" کہہ کر پکارتے تھے۔

رسولِ پاک اپنے خادم حضرت انسؓ کے چھوٹے بھائی عُمیرؓ کے ساتھ اکثر کھیلا کرتے تھے عُمیر نے ایک خوب صورت لال پال رکھا تھا وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا اتفاق سے وہ مر گیا۔ رسولِ پاک عُمیر سے اکثر پوچھا کرتے تھے "اے عُمیر نغیر کیسا ہے اور اُس کا کیا حال ہے؟"

ایک دفعہ آپ نے ایک دیہاتی کو اونٹ دینے کا وعدہ کیا اور فرمایا "میں تمھیں اونٹنی

کا بچّہ دیتا ہوں" اس نے کہا" میں اُونٹنی کا بچّہ کیا کروں گا؟" آپ نے فرمایا" اُونٹ اُونٹنی کا بچّہ نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہے؟" دیہاتی سمجھ رہا تھا کہ آپ اونٹنی کا چھوٹا سا بچّہ دیں گے۔

ایک دن ایک بوڑھی عورت آپ کے پاس آئی اور کہا:" حضور میرے لئے دُعا کیجئے کہ خدا مجھے جنّت میں جگہ دے" رسولِ پاک نے فرمایا" بڑی بی! بوڑھی عورتیں جنّت میں نہیں جائیں گی" بڑھیا بہت گھبرائی اور رسولِ پاک سے پوچھا" حضور بوڑھی عورتوں نے کیا کیا ہے؟ کہ وہ جنّت میں نہیں جائیں گی"

رسول پاک نے فرمایا "تم نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ اللہ میاں جنھیں جنّت میں بھیجے گا اُنھیں جوان کردے گا بڑھیاں وہاں کیسے جاسکتی ہیں" جب اس بڑھیا نے رسولِ پاک کی بات کا مطلب سمجھ لیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔

رسولِ پاک مکّہ کے بسنے والوں کی تکلیفوں کو ہنسی خوشی برداشت کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے فرمایا "دیکھو اللہ نے مجھے قریش کی گالیوں اور کوسنے سے کیسا بچایا، قریش مجھے مُذمّم (بُرا) کہہ کر بددعائیں

دیتے ہیں حالانکہ میں محمدؐ اچھا اور قابل تعریف ہوں۔) رسولِ پاک کے پاس اکثر چھوٹے چھوٹے بچّے آجاتے تھے۔ آپ ان کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ کبھی آپ ان سے ہنسی کی باتیں کرکے انھیں ہنساتے تھے۔ آپ کے خادم حضرت انسؓ جن کا حال تم پہلے پڑھ چکے ہو۔ اُن کو آپ "دو کان والے" کہہ کر پکارتے تھے

۴۔ وقار اور سنجیدگی

اکثر ہنس مکھ آدمی کا رعب یا وقار لوگوں کے دلوں سے کم ہو جاتا ہے۔ مگر رسولِ پاک کو خدا نے ایسا وقار اور رعب عنایت کیا تھا۔ جو کسی بادشاہ کو بھی نصیب نہ تھا۔ آپ کسی کو کچھ نہ کہتے تھے۔ ہر ایک سے نرمی محبت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ پھر بھی رعب کی وجہ سے کوئی آپ سے آنکھیں نہ ملا سکتا تھا۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رعب والے آدمی سے لوگ ڈرتے تو بہت ہیں مگر اُس

کی دل سے عزت اور محبت نہیں کرتے۔ رسول پاک کے ساتھی آپ سے ایسی محبت کرتے تھے کہ آپ کے قدموں پر اپنی جانیں قربان کرنا خوش قسمتی سمجھتے تھے۔

رسول پاک نہایت باوقار تھے مجلس میں آپ سے کوئی بیجا بات دیکھنے میں نہیں آتی تھی بے ضرورت آپ باتیں نہ کرتے تھے۔

رسول پاک جب باتیں کرتے تو بہت صفائی سے اور دھیرے دھیرے کرتے کہ سننے والا اگر ایک ایک لفظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا جب مجلس میں تشریف لاتے تو ساری

مجلس ادب کی وجہ سے خاموش ہو جاتی
جب آپ گفتگو کرتے تو ساری مجلس ادب
سے، سر جھکا لیتی، جب حضور باتیں کرتے تو
معلوم ہوتا تھا کہ پھول جھڑتے ہیں سننے والوں
کا جی چاہتا کہ آپ کی پیاری باتیں کبھی ختم
ہی نہ ہوں۔ ہمیشہ سنتے رہیں۔

آپؐ کے پاس ایک دفعہ مکّہ کا ایک سردار
آیا اس نے آپ کا وقار اور رعب دیکھا
تو حیران رہ گیا جب وہ اپنے ساتھیوں کے
پاس لوٹ کر گیا تو ان سے کہنے لگا۔" اے
قوم خدا کی قسم میں نے ایران اور روم کے

بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار دیکھے ہیں مگر خدا جانتا ہے میں نے کسی بادشاہ کو اس قدر بارعب اور باوقار نہ دیکھا۔ جب محمدؐ مسلمانوں کو کوئی حکم دیتے ہیں تو اسے پورا کرنے کے لئے مسلمان دوڑتے ہیں۔ جب محمدؐ باتیں کرتے ہیں تو مسلمانوں کی آوازیں بند ہو جاتی ہیں۔ محمدؐ سے عزّت اور تعظیم کی وجہ سے کبھی آنکھیں نہیں ملاتے۔"

جب مسلمانوں نے مکّہ فتح کر لیا۔ تو بہت سے لوگ آپ کی خدمت میں آتے رہے کچھ لوگ آپ کے رعب کی وجہ سے بات

نہ کر سکتے آپ ان سے نہایت مہربانی اور شفقت سے مسکرا کر فرماتے۔ "گھبراؤ نہیں اطمینان اور چین سے باتیں کرو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ میں بھی قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں۔ جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔"

۵- بہادری اور شجاعت

بہادر ایسے آدمی کو کہتے ہیں کہ جب اس پر کوئی دشمن حملہ کرے اور اس کو فنا کر دینا چاہے تو وہ آدمی اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرے دل میں ذرا بھی نہ ڈرے بہادر آدمی جب اپنے دشمن کو شکست دے کر اس پر قابو پا لیتا ہے تو اس سے رحم اور مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔

رسولِ پاک سے بڑھ کر دنیا میں نہ کوئی بہادر گذرا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ تم پوچھو گے

وہ کیسے ؟ ہم بتائے دیتے ہیں تم پڑھ چکے ہو کہ
رسول پاک تیرہ برس تک مکّہ میں لوگوں کو
اسلام کے اصول سکھاتے رہے اور مکّہ والے
آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے رہے لیکن رسول
پاک نے بہادری کے ساتھ ان سب تکلیفوں
کو سہا اور کبھی اُف تک نہ کی پھر مدینہ میں
جا کر رہے، اور وہاں لوگوں کو اسلام کی
باتیں بتاتے رہے مگر مکّہ والوں نے وہاں بھی
آپ کو چین سے نہ رہنے دیا۔ نہتے مسلمانوں پر
فوجیں لے کر چڑھ آئے۔ پھر یہ بھی تو دیکھو کہ مسلمان
تو کل تین سو تیرہ اور مکّہ والے ایک ہزار

وہ بھی بڑے بڑے بہادر اور لڑنے والے جو
عرب بھر میں مشہور تھے۔ جب لڑائی ہوئی تو
رسولِ پاک اور آپ کے ساتھیوں نے ایسا
ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ مکّہ والے بہت سے مارے
گئے اور بہت سے قید ہوئے اور جو بچے
وہ بھاگ گئے۔

اس طرح کی کئی لڑائیاں ہوئیں مسلمانوں
نے کبھی پہل نہ کی ہمیشہ اسلام کے دشمنوں نے
پہل کی اور مسلمانوں نے بہادری سے اپنی
حفاظت کے لئے مقابلہ کیا۔ اسلام کے دشمن جو
مسلمانوں پر چڑھ آتے تھے ان کی فوج مسلمانوں

سے کئی گنا زیادہ ہوتی تھی۔ مسلمانوں کی فوج
کے سردار اکثر خود رسولِ پاک ہوتے تھے وہ
مسلمانوں کو اس طرح بہادری سے لڑاتے تھے
کہ دشمنوں کو ہار کر بھاگنا ہی پڑتا تھا۔

اسلام کے دشمنوں سے مسلمانوں کو جو
لڑائیاں لڑنی پڑیں ان میں رسولِ پاک فوج
کے سردار ہوتے تھے۔ پرانے زمانہ میں فوج
کے سردار کو ہمیشہ آگے رہنا پڑتا تھا
آپ کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ "جب
آپ فوج کے سردار ہوتے تھے تو ساری
فوج کی ڈھارس بندھی رہتی تھی"

ایک لڑائی میں مکّہ کے ایک پجاری نے
آپ کو آگے آگے دیکھ کر آپ پر حملہ کیا
آپ کے ساتھیوں نے چاہا کہ اس کو روکیں
رسولِ پاک نے بہادروں کی طرح للکار کر
کہا "ہٹ جاؤ اِسے آنے دو" بس اُس
کے آتے ہی رسول پاک نے اُس کی
پسلیوں میں ایک نیزہ مارا وہ گھوڑے پر
سے گِرا اور لڑکھڑاتا ہوا اپنے ساتھیوں
کی طرف چلا اور راستہ ہی میں ڈھیر ہوگیا
جب مسلمان مدینہ جا کر رہے تو شروع
شروع میں چاروں طرف اُن کے دُشمن

ہی دشمن تھے۔ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی
تھوڑی تھی۔ اُنھیں دنوں مدینہ والے
ایک دفعہ رات کے وقت چیخنے اور چلّانے
لگے بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ڈاکہ
پڑا ہے یا کوئی دشمن چڑھ آیا ہے لوگ
گھبرا گئے اور جدھر غل اور چیخ پکار ہوئی
تھی اُدھر جانے لگے۔ تھوڑی دُور چلے
ہوں گے، دیکھا کہ رسولِ پاک ایک گھوڑے
کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور گلے میں بہادروں
کی طرح چمکتی ہوئی تلوار لٹک رہی تھی اور
لوگوں سے فرما رہے تھے "ڈرو مت گھبراؤ مت"

مکہ کی فتح کے بعد جب مسلمانوں کی تعداد
بڑھی تو ان میں ذرا گھمنڈ سا ہونے لگا
ایک دفعہ ایک لڑائی میں کہنے لگے "اب
ہمارا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟" اللہ میاں
کو یہ بڑا بول پسند نہ آیا تو اس لڑائی میں
مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے کہ بہتات پر
غرور مت کیا کرو۔ ایسا ہوا کہ میدان جنگ
سے اُن کے پاؤں ذرا اُکھڑ گئے۔ لڑائی بہت
زور کی تھی۔ مگر رسولِ پاک اپنی جگہ سے ذرا
بھی نہ ہلے اور بہادری کے جوش میں آپ
عربی کا ایک جنگی گیت پڑھ رہے تھے۔

آپ کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ" لڑائی
میں آپ سے زیادہ بہادر اور شجاع کوئی
آدمی نظر نہ آتا تھا" جب لڑائی سخت اور
تیز ہوتی تھی تو بڑے بڑے بہادر آپ ہی
کی پناہ لیتے تھے۔ آپ بہادری اور شجاعت
کی وجہ سے تنہا مسلمانوں کی تھوڑی سی
فوج کو اپنے سے دگنی تگنی اور چوگنی فوج کو
ایسی شکست دیتے تھے کہ اسلام کے دشمنوں
کو شرم کے مارے منہ چھپانا مشکل ہو جاتا تھا۔

۶۔ ثابت قدمی

ثابت قدم وہ آدمی ہوتا ہے کہ اس پر مصیبتیں پڑیں وہ انھیں خوشی سے سہے وہ تکلیفوں سے نہ گھبرائے۔ پریشانیوں سے مقابلہ کرنا پڑے تو صبر سے کام لے۔ رسولِ پاک کی چالیس برس کے بعد کی زندگی ایسی ہے کہ آپ کو ایک دن بھی چین نہ ملا۔ مکہ میں جب تک رہے تکلیفوں اور پریشانیوں میں گھرے رہے۔ مدینہ میں جب تشریف لے گئے تو سارے عرب کے

لوگ آپ کے مخالف تھے۔ آپ کے کام
کو مٹانے کے لئے طرح طرح کے جتن کئے
گئے مگر رسولِ پاک ذرا نہ گھبرائے ثابت
قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ دشمنوں
کا مقابلہ کیا اور اسلام کی تعلیم لوگوں
میں پھیلاتے رہے۔

جب رسولِ پاک خدا کے حکم سے مکّہ
چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو مکّہ
والوں نے آپ کے قتل کا پکّا ارادہ کر لیا
تھا مکّہ کے تمام قبیلوں میں سے ایک ایک نوجوان
چُنا گیا تھا تاکہ آپ کو قتل کیا جائے اور

رسولِ پاک کا خاندان آپ کے خون کا بدلہ
کسی ایک قبیلہ سے نہ لے سکے۔ اس میں مکہ
والوں کی بڑی چالاکی تھی مگر آپ کی ثابت
قدمی اور مستقل مزاجی کے سامنے مکّہ والوں
کی یہ چالاکی بھی چل نہ سکی۔

رات کے وقت مکہ کے بڑے بڑے بہادروں
نے آپ کے گھر کو آکر گھیر لیا۔ رسولِ پاک
ثابت قدمی کے ساتھ اپنے چچیرے بھائی
حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سُلا کر اکیلے گھر
سے نکلے اور ان بڑے بڑے بہادروں کے بیچ
میں سے اطمینان سے گذر گئے۔ مکّہ والوں کو

خبر تک نہ ہوئی۔

پھر جب رسولِ پاک اور آپ کے دوست حضرت ابو بکرؓ مکّہ سے نکل کر ایک پہاڑ کی غار میں تین دن تک مکّہ میں چھپے رہے تو ایک دن مکّہ والے آپ کو تلاش کرتے ہوئے اس غار کے منہ پر پہنچے حضرت ابو بکرؓ ذرا پریشان ہوئے اور آپ سے کہا " یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے نیچے نظر کی تو وہ ہم کو دیکھ لے گا " رسولِ پاک نے نہایت اطمینان اور ثابت قدمی سے فرمایا " اے ابو بکرؓ جب ہمارے ساتھ اللہ ہے تو پھر

کوئی کیا کر سکتا ہے؟"

جب تیسرے دن رسول پاک اور حضرت ابوبکرؓ غار سے نکل کر مدینہ کی طرف چلنے لگے. مکہ والے چونکہ چاروں طرف آپ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے رسولِ پاک اور حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ لیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اُسے آتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے کہنے لگے "یا رسول اللہ انھوں نے ہم کو آلیا" رسولِ پاک نے نہایت اطمینان کے ساتھ فرمایا" اے ابوبکرؓ فکر مت کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے"

غرض رسولِ پاک کی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کی مثال اس سے بڑھ کر اور کیا مل سکتی ہے کہ جب آپ پیغمبر ہوئے تو سارے عرب میں بری باتیں پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ اکیلے لوگوں کو سمجھاتے رہے سارا عرب آپ کا جانی دشمن ہو گیا۔ آپ کو تکلیفیں دی گئیں لالچ دیا گیا اور آپ کے قتل کا پکّا ارادہ کیا گیا۔ مگر ان تمام باتوں سے بالکل نہ گھبرائے ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے اپنے کام میں لگے رہے۔

بڑی بڑی مخالفتوں کے باوجود آپ

نے ذرا بھی ہمّت نہ ہاری اور نہ جی چھوڑا
اسلام کے دشمن ہزاروں کی تعداد میں
اسلام کے مٹانے کے لئے مدینہ پر چڑھ آئے
انھوں نے ہزاروں جتن کئے کہ رسولِ پاک کا
کام مٹ جائے لیکن تم جانتے ہو کیا ہُوا؟
ہوا یہ کہ باہمت رسول کے سامنے سارے
عرب کی کوششیں بیکار ثابت ہوئیں اسلام
کے مٹانے والے خود مٹ گئے۔

رسولِ پاک کے پکّے ارادے کے آگے
ان کی کچھ نہ چلی تیئیس ۲۳ سال کے تھوڑے
سے زمانہ میں آپ کامیاب ہو کر رہے جب

آپ نے اس دنیا کو چھوڑا تو اُس وقت
سارا عرب ایک سرے سے دوسرے سرے
تک اسلام کے نور سے جگمگا رہا تھا اور
اسلام کی نورانی کرنیں دنیا کے دوسرے
حصوں پر بھی پڑنے لگی تھیں۔

۷۔ نرمی اور بردباری

رسولِ پاک بہت برداشت اور نرمی
ولے تھے آپ پر کوئی سختی کرتا تو آپ اس
سے نرمی کا برتاؤ کرتے۔ آپ کو کوئی تکلیف
دیتا تو آپ اس کے لئے نیک بننے کی دعائیں
کرتے۔ تم جانتے ہو اس کا اثر کیا ہوا یہ کہ
آپ کے مخالف شرمندہ ہو کر آپ کے
جاں نثار بن جاتے۔ تم نے دیکھا ہو گا ایک
کمزور اور ضعیف آدمی اپنے دشمنوں کی
سختی کا جواب نرمی سے دیتا ہے وہ اس لئے کہ

بچارہ کمزور ہے ضعیف اور بے یار و مددگار
ہے مگر تم نے یہ کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ ایک
طاقتور بہادر جس کے جاں نثار اور ماننے
والے ہر وقت اس کے قدموں پر اپنی
جانیں قربان کرنے کے لئے بے تاب ہیں
اس سے سختی کی جاتی ہے تو وہ نرمی سے
اسے جواب دیتا ہے اسے تکلیفیں دی جاتی
ہیں تو وہ دعائیں دیتا ہے۔

ایک دفعہ آپ عرب کے ایک بڑے
شہر طائف میں لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے
تشریف لے گئے۔ اس شہر میں بڑے مغرور لوگ

رہتے تھے۔ پہلے تو انھوں نے رسولِ پاک کی
شان میں گستاخیاں کیں پھر بھی ان کمبختوں نے
اس پر بس نہ کی بازاری لوگوں کو آپ کے
پیچھے لگا دیا انھوں نے آپ پر اتنے پتھر برسائے
کہ آپ کے پاؤں زخموں سے چور چور
ہوگئے۔ آپ بھوکے پیاسے ایک باغ میں
ستانے کے لئے بیٹھ گئے۔ آپ کے ساتھی
نے کہا۔" پیارے رسول ان لوگوں کے
لئے بد دعا کیجئے"۔ رسول پاک نے ان لوگوں
کے لئے بدِ دعا کے بجائے نیک بننے کی دعا کی۔
ایک دفعہ ایک مسلمان رسول پاک کی

خدمت میں حاضر ہوا وہ بیچارہ مکہ والوں
کا ستایا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے آپ سے
کہا "آپ ان سب مکہ والوں کے لئے بد دعا
کیوں نہیں کرتے؟" آپ نے یہ سن کر اسے
سمجھایا "میاں تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے
ہیں جن کے سروں پر آرے چلائے گئے جن
کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا جن کی کھال کھینچی
گئی لیکن پھر بھی وہ حق بات کہنے سے باز نہ
آئے، خدا گواہ ہے اسلام کی ترقی ہوگی
یہاں تک کہ ایک آدمی عرب کے ایک سرے
سے دوسرے سرے تک سفر کرے گا اور اسے

خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا۔"

ایک لڑائی میں رسولِ پاک کو بہت تکلیف پہنچی آپ کا ایک دانت شہید ہو گیا۔ آپ کے مبارک چہرہ پر کچھ چوٹیں آئیں آپ کے جاں نثار ساتھی آپ کی اس تکلیف کو دیکھ نہ سکتے تھے۔ وہ تڑپ رہے تھے۔ ایک ساتھی نے آپ سے عرض کی "حضور! کاش ان کے لئے بد دعا فرماتے کہ یہ کمبخت تباہ ہو جائے آپ نے فرمایا" نہیں میں لعنت اور بد دعا کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ سیدھی راہ کی طرف بلانے کے لئے آیا ہوں اور خدا نے مجھے دنیا

کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

پھر آپ نے اسی تکلیف کی حالت میں مکہ والوں کے لئے خدا سے اس طرح دُعا مانگی۔ اے میرے مولا! میری قوم کو معاف کر اور ان کو راہ راست کی ہدایت کر کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں"

ایک دن آپ ایک درخت کے سایہ میں اکیلے آرام فرما رہے تھے۔ کہ ایک اسلام کا دشمن اس طرف آ نکلا۔ وہ چاہتا تھا کہ آپ کو قتل کرے اس نے اس ارادہ سے اپنی تلوار کھینچی کہ اتنے میں رسولِ پاک کی آنکھ کھل گئی

دیکھا کہ ایک آدمی ننگی تلوار لئے سر پر قتل
کے ارادے سے کھڑا ہے۔ اس نے رسول پاک
کو جاگتے ہوئے دیکھ کر کہا "محمدؐ! بتا اب تجھے
کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے؟" آپ نے
فرمایا "اللہ" بس آپ کا یہ کہنا تھا کہ ڈر کے
مارے اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ آپ
نے وہی تلوار اٹھا کر فرمایا "اب تو بتا کہ تجھے
میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟" اس نے
ڈرتے ہوئے کہا "کوئی نہیں" مگر ہاں آپ برائی
کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں اور معاف کر دیتے
ہیں۔ آپ نے اسے معاف کر دیا۔ اس نے

جب آپ کی یہ نرمی دیکھی تو وہ آپ کا سچا جاں نثار بن گیا۔

ایک دن آپ ایک موٹی چادر اوڑھے ہوئے کھڑے تھے۔ ایک دیہاتی نے آن کر آپ کی چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ چادر کی رگڑ سے آپ کے کندھے پر لال لال نشان پڑ گیا آپ نے اس دیہاتی کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا "اے محمدؐ! اللہ کے اس مال میں سے جو تیرے پاس ہے میرے دونوں اونٹوں پر کچھ لاد دے کیونکہ اس میں سے جو کچھ تو مجھے دے گا وہ تیرا یا تیرے باپ کا مال نہیں ہے!!"

یہ سُن کر پہلے تو آپ ذرا دیر چپ رہے پھر آپ نے فرمایا " بیشک مال اللہ کا ہے۔ میں اس کا بندہ ہوں مگر یہ تو بتا اب تیرے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جائے جو تو نے میرے ساتھ کیا ہے " دیہاتی نے کہا "نہیں" آپ نے پوچھا " کیوں نہیں ؟" اس نے کہا " کیوں کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے " یہ سُن کر آپ مسکرائے اور پھر حکم دیا کہ " اس کے ایک اُونٹ پر جَو اور ایک پر کھجور لاد دو "

آپ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت

اور بچاؤ کے لئے اسلام کے دشمنوں کا خوب
ڈٹ کر مقابلہ کرتے تھے۔ مگر اپنے لئے کبھی
کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچاتے اپنے جانی
دشمنوں تک کو معاف کردیتے تھے۔ ہاں
جو اسلام کا دشمن ہوتا اُس کے تو آپ
بھی جانی دُشمن ہو جاتے تھے۔

۸۔ سخاوت

سخاوت میں رسولِ پاک سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔ آپ فرماتے تھے "میں تو بانٹنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہے"۔ رسولِ پاک کی زبان سے مانگنے والے کے لئے کبھی "نہیں" کا لفظ نہیں نکلا۔ آپ کسی چیز کو آئندہ کے لئے جمع نہ رکھتے تھے بلکہ اس کو محتاجوں اور ضرورت والوں میں بانٹ دیتے تھے۔ ایک بار آپ کے پاس اتنی بکریاں تھیں کہ سارا میدان بھرا ہوا تھا ایک دیہاتی نے سوال کیا، آپ نے ساری

بکریاں اُسے دے دیں۔ وہ بہت خوش ہوا اور لوگوں میں تعریف کرتا پھرا۔ رسولِ پاک کا قول ہے کہ "اگر اُحد (مدینہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے) کے برابر بھی سونا ملے تو میں تین دن میں اسے غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ کر ختم کر دوں۔

آپ کے دینے کے طریقے بھی نرالے تھے، کسی کو کچھ دینا ہوتا تو اس سے کوئی چیز خریدتے اور پھر اسے دام دے دیتے اور اس کے ساتھ وہ چیز بھی تحفہ میں دے دیتے تھے۔ آپ کے ایک ساتھی کا نام جابرؓ تھا وہ کہتے

ہیں:" آپ ایک لڑائی سے واپس آ رہے تھے، میرا اونٹ تھک کر پیچھے رہ گیا تھا۔ اتنے میں آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے پوچھا کیوں جابرؓ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا "میرا اونٹ تھک گیا ہے" رسولِ پاک نے میرے اونٹ کو ذرا مارا تو وہ چلنے لگا۔

میں آپ کے ساتھ باتیں کرتا ہوا چلا جارہا تھا۔ باتوں باتوں میں آپ نے پوچھا "کیا تم اپنا اونٹ بیچتے ہو" میں نے کہا "جی ہاں" آپ نے وہ اونٹ مجھ سے خرید لیا۔ آپ آگے تشریف لے گئے میں دن چڑھے مدینہ

پہنچا اور میں نے اونٹ مسجد کے دروازہ پر
باندھ دیا۔ آپ نے مجھے دیکھ فرمایا "تم اب
آئے ہو؟" میں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ
نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دو اور مسجد
میں آکر دو رکعت نماز پڑھو۔ جب میں نماز
سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھے اونٹ کی
قیمت ادا کردی۔ میں قیمت لے کر چلا آپ
نے پھر مجھے بلایا۔ میں ڈرا کہ میرا اونٹ واپس
کر دیا جائے گا۔ اور وہ اونٹ مجھے بہت
ہی ناپسند تھا۔ مگر میں آیا تو آپ نے فرمایا
"اونٹ بھی لے جاؤ اور اس کی قیمت تمھاری

ہو چکی ہے۔ اسے بھی رہنے دو۔"

ایک دن رسولِ پاک حضرت عمرؓ اور ان کے بیٹے عبداللہؓ کہیں سفر میں اونٹوں پر جا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کے بیٹے ایک نوجوان اونٹ پر سوار تھے۔ وہ اونٹ بڑا شریر اور تیز تھا سب سے آگے نکل جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ کو یہ اچھا نہ لگتا تھا کہ رسولِ پاک سے آگے کوئی چلے۔ حضرت عمرؓ بار بار اپنے بیٹے کو ٹوکتے مگر اونٹ نہ رُکتا تھا۔ رسولِ پاک نے حضرت عمرؓ سے پوچھا "اے عمرؓ تم اسے بیچتے ہو؟"

حضرت عمرؓ نے کہا "حضور یہ آپ ہی کا ہے"
آپ نے فرمایا "نہیں تم اسے میرے ہاتھ
بیچ دو" حضرت عمرؓ نے اسے رسول پاک
کے ہاتھ بیچ دیا۔ رسولِ پاک نے وہ
اونٹ وہیں حضرت عمرؓ کے بیٹے کو دے
دیا۔ اور حضرت عمرؓ کے بیٹے سے فرمایا
"اے عبداللہؓ یہ اونٹ تمھارا ہے اب
جو تمھارا جی چاہے کرو"
رسولِ پاک کی سخاوت کی مثال
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے حضرت
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپ سخت بیمار

تھے اور اسی بیماری میں اپنے مولیٰ
سے جا ملے۔ انھیں دنوں آپ کے پاس
کہیں سے کچھ روپئے آئے۔ آپ نے وہ
سب کے سب ضرورت والوں اور محتاجوں
کو دے دئے مگر کچھ روپئے آپ کے پاس
بچے رہے۔ جب تک آپ نے اُنھیں
بھی نہ بانٹا آپ کو نیند نہ آئی۔ ان
روپیوں کو بانٹنے کے بعد آپ آرام
سے سوئے۔

۹- انصاف

رسولِ پاک پیغمبر ہونے سے پہلے ہی سارے مکّہ میں انصاف کرنے میں مشہور تھے۔ مکّہ بھر میں الامین (امانت دار اور انصاف کرنے والے) مشہور تھے۔ مکّہ میں جب کسی میں جھگڑا ہوتا تھا تو آپ فیصلہ کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ والوں نے خانہ کعبہ کو پھر سے بنایا۔ خانہ کعبہ میں بہت پُرانا پتّھر ہے جس کا نام حجرِ اسود (کالا پتّھر) ہے۔ یہ پتّھر اصل میں اس زمانہ

سے چلا آتا ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ اس وجہ سے یہ پتھر مسلمانوں کے لئے بڑا برکت والا اور تاریخی ہے۔

جب خانہ کعبہ بن چکا تو حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے میں مختلف قبیلوں کے سرداروں میں جھگڑا ہوگیا۔ اور آخر فیصلہ ہوا کہ جو آدمی کل صبح سب سے پہلے خانہ کعبہ کے صحن میں آئے۔ اس کو فیصلہ کرنے والا مانا جائے گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ دوسرے دن رسولِ پاک سب سے پہلے خانہ کعبہ کے صحن میں داخل ہوئے سارے

سردار بول اٹھے۔ "لو۔ الامین آیا" انھوں نے رسولِ پاک کو پنچ بنایا۔ آپ نے بہت ہی اچھا فیصلہ کیا جس سے سارے لوگ خوش ہوئے۔

رسولِ پاک نے یہ کیا کہ ایک چادر منگوائی اور حجرِ اسود کو اس پر رکھ دیا اب آپ نے سب سرداروں سے کہا چادر کا ایک ایک کونہ پکڑو اور پتھر اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھو سب سرداروں نے خوشی خوشی حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر رکھا اور رسولِ پاک کے فیصلہ کی تعریف کرنے لگے۔

رسولِ پاک انصاف کے معاملے میں
کسی کی رعایت نہ کرتے تھے۔ چاہے آپ
کا عزیز سے عزیز کیوں نہ ہو۔ اس وجہ سے
مکّہ اور مدینہ کے لوگ جو آپ کو نبی نہ مانتے
تھے وہ بھی آپ ہی سے فیصلہ کراتے تھے
ایک دن ایک یہودی اور ایک نام[1] کے مسلمان
میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ غلطی نام کے

---

[1] نام کے مسلمان سے مطلب یہ ہے کہ وہ ظاہر میں تو
اپنے آپ کو مسلمان بتاتے مگر دل میں اسلام کے دشمن
تھے۔ ایسے لوگوں کو قرآن نے منافق کا نام دیا ہے۔

مسلمان کی تھی۔ یہودی کہتا تھا نہیں۔ چلو
رسولِ پاک سے فیصلہ کرائیں اور وہ نام
کا مسلمان کہتا تھا نہیں۔ یہودیوں کے سردار
کے پاس چلیں اس وجہ سے کہ وہ لوگوں سے
روپئے لے کر ان کے حق میں فیصلہ کرتا تھا۔
یہودی نہ مانا۔ آخر دونوں رسولِ پاک
کے پاس آئے۔ رسولِ پاک نے بالکل
ٹھیک فیصلہ کیا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک عورت
چوری میں پکڑی گئی، رسولِ پاک کے
پاس لوگ فیصلہ کے لئے آئے۔ اس عورت

پر چوری ثابت ہو گئی۔ آپ نے اسلامی قانون کی رو سے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ بڑے بڑے سرداروں نے چاہا کہ یہ بڑے گھرانے کی عورت ہے اس کی سفارش کرکے اسے بچا لیں۔ ایک مسلمان سفارش کرنے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا "تم اللہ کی مقرر کی ہوئی باتوں میں سفارش کو دخل دیتے ہو" اس کے بعد آپ اٹھے ایک زور دار تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا "لوگو! تم سے پہلے قومیں اس لئے تباہ ہوگئیں کہ جب ان میں کوئی بڑا خاندانی

آدمی چوری کرتا تھا تو لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تھا تو اسے سزا دیتے تھے۔ خدا گواہ ہے اگر محمدؐ کی بیٹی (فاطمہؓ) بھی چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جاتا۔" غرض کہ رسولِ پاک سے بڑھ کر ٹھیک فیصلہ کرنے والا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے مکہ کے رہنے والے اور مدینہ کے بسنے والے آپ کے جانی دشمن ہوتے پر بھی آپ ہی سے جھگڑوں کے فیصلے کراتے تھے۔ آپ کے فیصلے ایسے اچھے ہوتے تھے کہ

جھگڑنے والوں کو اطمینان ہوجاتا تھا۔ آپ اللہ میاں کے اس حکم پر عمل کرتے تھے۔

"اے محمد! اگر تو ان غیر مسلموں میں فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

۱۰۔ انکسار

لوگ جتنے بڑے ہوتے ہیں اُتنا ہی
ان میں غرور کم ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ
کو دوسروں سے کم سمجھتے ہیں۔ رسولِ پاک
جو ساری دنیا کے انسانوں سے افضل
تھے۔ سب سے زیادہ منکسر مزاج تھے۔
تم پوچھو گے کیسے؟ لو ہم تمھیں بتائے دیتے
ہیں۔ رسولِ پاک تمام آدمیوں سے محبّت
کرتے تھے۔ سوچو تو بھلا جو آدمی دوسروں
سے محبت کرے وہ غرور کیسے کرے گا۔ رسولِ پاک

کو اپنے ساتھیوں سے محبّت تھی اور
آپ کے ساتھ ان کو عقیدت تھی۔ آپ
اپنے ساتھیوں کے ساتھ انکسار سے پیش
آتے تھے اور آپ کے ساتھی آپ سے ادب
اور عزّت سے۔ آپ کبھی کوئی ایسی بات نہ
کرتے تھے جس سے غرور ظاہر ہوتا ہو۔

آپ ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ مِل جُل
کر اس طرح کام کرتے تھے کہ اپنے آپ
کو ان میں ممتاز نہ ہونے دیتے تھے۔ آپ
اپنے ساتھیوں کو اس بات سے روکتے
تھے کہ وہ آپ کو کسی پچھلے پیغمبر سے بڑھ کر

سمجھیں۔ آپ نے فرمایا کسی کو یہ بھی نہ کہنا چاہیئے کہ میں متیٰؑ کے بیٹے یونسؑ (ایک رسول گذرے ہیں) سے بہتر ہوں اور جس کسی نے یہ کہا کہ متیٰؑ کے بیٹے یونس سے بہتر ہوں اس نے غلطی کی ؛ حالانکہ آپ تمام رسولوں کے سردار ہیں مگر انکسار کی وجہ سے اپنے کو کسی سے زیادہ مرتبہ والا بنانا بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

ایک دن مدینہ میں ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا : رسولِ خدا تیرے ساتھیوں میں سے ایک نے میرے

منھ پر تھپڑ مارا ہے" آپ نے پوچھا" کس نے؟" اس یہودی نے کہا" ایک مسلمان نے" آپ نے اُسے بُلایا اور پوچھا" کیا تو نے اِسے مارا ہے؟" اس نے عرض کیا" جی ہاں! میں نے اِسے بازار میں قسم کھاتے سُنا اُس نے قسم کھائی" قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰؑ (مشہور پیغمبر) کو تمام دنیا میں ساری مخلوق پر فضیلت دی" اس بات پر مجھے غصّہ آیا۔ میں نے کہا" اے ناپاک! کیا محمدؐ پر بھی؟" اور میں نے اس کے منھ پر تھپڑ مارا" آپ نے فرمایا" تم لوگ مجھے پیغمبروں

پر برتری مت دو۔"

ایک مرتبہ آپ نے مسلمانوں کو اچھی باتیں بتاتے ہوئے اپنے متعلق فرمایا "تم میری تعریف بڑھا چڑھا کر مت کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا میں تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں اس لئے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔"

اس سے بڑھ کر آپ کے انکسار کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس روز آپ مکّہ فتح کرکے شہر میں داخل ہو رہے تھے

تو انکسار کی وجہ سے آپ اپنا سر نیچے کئے ہوئے تھے۔ آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ اکیلے بھی نہ تھے بلکہ آپ کے پیچھے آپ کا ایک ساتھی بھی تھا۔ چاہیئے تو یہہ تھا کہ فاتحوں کی سی شان سے کسی تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوتے۔ ہاں اگر کوئی اور ہوتا تو ایسا ہی کرتا مگر ہمارے تمھارے پیارے محمدؐ خدا کے آخری پیغمبر اس بات کو کب پسند کرتے تھے۔

۱۱۔ رحم و کرم

رحمت، محبت اور شفقت آپ سے بڑھ کر
کون کرے گا۔ آپ کی محبت تمام جانداروں
کے لئے تھی۔ انسانوں کے علاوہ آپ بے
زبان جانوروں پر بھی رحم کرتے تھے
آپ نے اپنے ماننے والوں کو سمجھایا کہ
"ایک عورت کو دوزخ کی سزا اس لئے
دی گئی تھی کہ وہ ایک بلّی کو بھوکا باندھ
رکھا کرتی تھی اور ایک آدمی کو جنّت میں
اس لئے بھیجا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے

کو اپنا موزہ اتار کر اس سے کنویں میں سے
پانی نکال کر پلایا۔ عرب میں بہت سی رسمیں
ایسی تھیں کہ بیچارے جانوروں کو بُری
طرح تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ آپ نے
ان سب رسموں کو مٹا دیا۔ آپ چھوٹے
بچّوں پر بڑی شفقت کرتے تھے۔ چھوٹے
چھوٹے بچّوں کو گود میں لے کر پیار کرتے
تھے وہ آپ پر پیشاب بھی کر دیتے تو
آپ بُرا نہ مانتے تھے۔ بچّوں والی عورتیں
مسجد میں نماز پڑھنے آتیں اور بچّوں کے
رونے کی آواز آتی تو آپؐ نماز جلدی سے ختم کر دیتے۔

عورتوں کی اس زمانہ میں کوئی عزت نہ تھی۔ آپ نے یہ کہہ کر کہ "بہشت ماں کے پیر کے نیچے ہے" عورتوں کی عزت لوگوں کے دلوں میں بٹھا دی۔ جو جو دکھ بیچاری عورتوں کو دیئے جاتے تھے وہ سب آپ نے دور کر دئے۔ بیوی کے خاوند پر حقوق بتائے اور نیک آدمی اس کو کہا جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے آپ نے فرمایا "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ کرتا ہے"

عرب میں لونڈی اور غلاموں کو بہت

حقیر و ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا کہ "جو کھانا تم کھاؤ وہ غلاموں اور لونڈیوں کو کھلاؤ جو کپڑے تم پہنو وہ اُنھیں بھی پہناؤ"

ایک مرتبہ رسولِ پاک نے دیکھا کہ ایک چھوٹی عمر کا غلام بھاری بوجھ لئے جا رہا ہے آپ کو بڑا رحم آیا اُس کا بوجھ آپ نے اٹھایا جہاں اس کو پہنچانا تھا وہیں پہنچا دیا اور اس بچّہ سے کہہ دیا "اے بچّے محمدؐ کو ہمیشہ اپنے دُکھ میں یاد کرلیا کرو"

ایک دفعہ مدینہ میں کسی یہودی کا

ایک غلام بہت بیمار تھا۔ آپ اسے دیکھنے گئے تو بہت اندھیرا تھا وہ غلام کپڑا اوڑھے لیٹا تھا۔ رسولِ پاک کی آواز سن کر اُس نے کہا کہ "کیا میرے مالک نے کسی کو میری مدد کے لئے بھیجا ہے؟" آپ رات بھر اس بیمار غلام کے پاس رہے آپ کا دل محبت شفقت، رحم اور ہمدردی سے بھرا ہوا تھا کیوں نہ ہوتا آپ کو اللہ میاں نے دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔

۱۲۔ سچّائی

رسولِ پاک سچّے تھے۔ آپ سچّوں کے سردار تھے۔ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا آپ کے سخت دشمن بھی آپ کو سچّا مانتے تھے۔ جب اللہ میاں نے رسولِ پاک کو حکم دیا کہ مکّہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ آپ نے ایک پہاڑ پر چڑھ کر پکارا "اے قریش" جب سارے لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے تو آپ نے ان سے پوچھا "اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک

بڑا لشکر پڑاؤ ڈالے پڑا ہے تو کیا تم مان لوگے؟" سب لوگوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔ "ہاں! کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سُنا۔" پھر آپ نے انھیں اسلام کی باتیں بتائیں۔

ایک دن ابوجہل آپ کی خدمت میں آیا اور کہا ہم تیری سچائی کو تھوڑا ہی جھٹلاتے ہیں ہم تو اس مذہب کو جھٹلاتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔" ایک دن ایک عرب نے ابوجہل سے پوچھا: "میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں یہاں ہم دو

کے سوا اور کوئی ہماری بات سننے والا نہیں ہے تو مجھے سچ سچ بتا دے کہ محمدؐ سچے ہیں یا جھوٹے؟" ابو جہل نے جواب دیا "خدا گواہ ہے، محمدؐ ہمیشہ سچ بولتا ہے اور کبھی جھوٹ نہیں کہتا"

مکّہ کے سرداروں میں سے ایک سردار تھا۔ وہ ایک دن مکّہ کے سرداروں سے کہنے لگا "یارو! تم یہ بات سوچو جو تمھارے لئے بڑی مشکل ہے۔ محمدؐ جب چھوٹا سا لڑکا تھا مکّہ بھر میں سچا اور امانت دار مشہور تھا اب جب کہ اُس کے ڈاڑھی کے بال سفید

ہوگئے اور وہ تم سے یہ باتیں کہتا ہے
جو تم کو اچھی نہیں لگتی ہیں تم اسے جادوگر
کہتے ہو، خدا جانتا ہے وہ جادوگر نہیں ہے
تم کہتے ہو وہ پاگل ہے وہ پاگل بھی نہیں
تم کہتے ہو وہ شاعر ہے وہ شاعر بھی نہیں
کیونکہ میں شاعری جانتا ہوں۔ اے قریش
کے لوگو! تم اس بات پر غور تو کرو۔"

رسولِ پاک اپنے ساتھیوں سے فرماتے
رہتے تھے "سچے بنو کیونکہ جب آدمی سچّا
ہوتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا
ہے تو ایمان کا نور پیدا ہوتا ہے۔ جس میں

ایمان ہوتا ہے وہ جنّت میں داخل ہوتا ہے۔" ایک مرتبہ رسولِ پاک مسلمانوں کو اچھّی باتیں بتاتے ہوئے فرما رہے تھے "خبردار ہمیشہ سچّے رہو خواہ تم کو سچائی میں اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ سچائی ہی میں نجات ہے۔"

۱۴۔ رسولِ پاک ﷺ کی محبت اور ہم مسلمان

ہم مسلمانوں کو ہمیشہ اس بات پر فخر رہا ہے کہ ہم کو اپنے رسول سے ایسی محبت ہے جو کسی قوم کو اپنے پیغمبر سے نہیں ہو سکتی رسولِ پاک کے ساتھی جس طرح آپ سے محبت کرتے تھے اس کی مثال ملنا نا ممکن ہے۔ اللہ میاں کا بھی یہی حکم ہے "اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو رسولِ پاک کی پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا" شروع زمانے

کے مسلمان رسولِ پاک سے ایسی محبت کرتے
تھے کہ اپنے رشتہ داروں سے بھی کوئی کیا
کرتا ہوگا۔ آپ کے قدموں پر جانیں قربان
کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ آپ
کے محبت بھرے حکموں کے پورا کرنے کے لئے
ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش
کرتے رہتے تھے۔ آپ سے جو محبت مسلمان
مردوں، بچّوں اور عورتوں کو تھی اس
کے سینکڑوں واقعے ہیں۔ خیر یہاں ہم تمھیں
ایک مسلمان عورت کا قصّہ سناتے ہیں۔

ایک لڑائی میں افواہ اڑی کہ رسولِ

پاک شہید ہو گئے۔ یہ خبر ایک مسلمان عورت
کو معلوم ہوئی وہ دیوانوں کی طرح دوڑتی
ہوئی مسلمانوں کے لشکر میں پہنچی لوگوں سے
لڑائی کا حال پوچھنے لگی، اس عورت کا
باپ، بھائی، شوہر اور بیٹا اس لڑائی میں
شریک ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب شہید
ہوگئے تھے۔ کسی نے اُس سے کہا "تیرا باپ
شہید ہوگیا۔ کوئی بولا تیرا شوہر بھی شہید
ہوگیا۔ اور کسی نے بتایا تیرا بیٹا بھی شہید ہوگیا۔
وہ بہادر عورت یہ سُن کر بار بار یہی
پوچھتی رہی کہ "ہمارے آقا یعنی پیارے

رسولِ پاک کیسے ہیں"؟ لوگوں نے اسے بتایا۔
"حضور خیریت سے ہیں جب آپ کے پاس
آئیں اور آپ کا نورانی چہرہ دیکھا تو
پکار اٹھیں:" جب آپ سلامت ہیں تو ساری
مصیبتیں کچھ نہیں۔"

رسولِ پاک کے ایک ساتھی تھے جن کا
نام خبیبؓ تھا۔ دشمنوں نے دھوکے سے پکڑ کر
مکّے کے پجاریوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ مکّے والوں
نے یہ طے کیا کہ انھیں پھانسی کی سزا دی جائے۔

ایک دن ان کی پھانسی کا مقرر ہوا۔ پھانسی
کا تماشا دیکھنے کے لئے بہت سارے مکّہ کے پجاری

اکٹھے ہوئے۔ خبیبؓ پھانسی پر لٹکائے گئے چاروں
طرف دشمنوں نے اُنھیں نیزے مارنے شروع کر دئے
ایک بد تمیز پجاری نے خبیبؓ سے پوچھا "بتاؤ
اب تو تم بھی پسند کرتے ہوگے کہ محمدؐ پھنس
جائے اور تم چھوٹ جاؤ۔" خبیبؓ نے
بڑے جوش سے جواب دیا۔ "خدا جانتا ہے
میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان
بچ جانے کے لئے میرے پیارے نبی کے
پاؤں میں کوئی کانٹا بھی چبھے۔"

آج اس گئے گذرے زمانے میں
بھی مسلمانوں میں شاید ہی کوئی آدمی
ہو جس کو آپ کی پیاری ذات سے
محبت نہ ہو ۔ مگر آپ کی محبت صرف نام
کی نہ ہونی چاہیئے بلکہ کام کی ۔ آپ کی
سچّی محبّت تو یہ ہے کہ ہم آپ کے لائے
ہوئے اسلام کو دنیا میں اوروں تک پہنچائیں
پہلے ہم خود اس پر عمل کرکے اچھے مسلمان
بنیں پھر دوسروں کے سامنے اسلام رکھیں
جب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم کو رسول پاک
سے محبّت ہے اور ہم مسلمان ہیں ۔

رسولِ پاک نے کیا سکھایا؟

یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

(محمد) لوگوں کو کتاب (قرآن) اور
حکمت (دین) سکھاتے ہیں۔

۱۔ توحید اور رسالت

رسولِ پاک کے نبی ہونے سے پہلے
ساری دنیا میں گناہوں کا اندھیرا چھایا
ہوا تھا۔ خاص کر عرب میں تو برائیوں کی
کوئی حد نہ تھی۔ بتوں کو یہ پوجتے تھے،
آپس میں یہ لڑتے تھے، زندہ لڑکیوں کو
زمین میں اپنے ہاتھوں سے یہ دفن کرتے تھے۔
دنیا بھر کی تمام برائیاں کھنچ کر عرب میں آگئی
تھیں۔ مصیبتوں اور بیماریوں سے بچنے کے لئے
یہ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُن کے دِلوں

میں سورج، چاند، ستاروں وغیرہ کا خوف چھایا ہوا تھا۔ اس وجہ سے یہ لوگ ان چیزوں کے سامنے اپنا سر جھکاتے تھے۔ اور جب رسولِ پاک نے انھیں ان باتوں سے روکا تو سارا عرب آپ کا جانی دشمن ہوگیا۔ مکّہ والے آپ کے خون کے پیاسے، یہودی وغیرہ آپ کے بیَری پھر بھی دنیا ایک عجیب تماشا دیکھتی ہے کہ عرب جیسے لمبے چوڑے ملک میں تیئس ۲۳ سال کے تھوڑے سے زمانے میں آپ نے ایسی تبدیلی پیدا کردی کہ کونے کونے

سے توحید کی آواز آنے لگی۔ یہ رسولِ پاک کی آسان اور سادہ تعلیم کا اثر تھا۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ رسول پاک نے مسلمانوں کو کیا کیا سکھایا اور کیا تعلیم دی رسولِ پاک نے مسلمانوں کو ان پانچ باتوں کی تعلیم دی اور یہی باتیں اسلام کی بُنیاد قرار دی گئیں۔

۱۔ توحید و رسالت، اللہ میاں کو ایک سمجھنا اور اس کے تمام رسولوں کو سچّا ماننا۔

۲۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا۔

۳۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

۴۔ زکوٰۃ دینا

۵۔ خانۂ کعبہ کا حج کرنا۔

اسلام کے یہ پانچ رُکن کہلاتے ہیں رسولِ پاک نے پابندی کے ساتھ ان کو پورا کیا اور مسلمانوں کو ان کے پورا کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ رسولِ پاک نے اپنے آخری حج میں مسلمانوں کو جو نصیحتیں کی ہیں اُن میں ان پانچ باتوں کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا: "خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں بادشاہی اور تعریف اسی کے لئے ہے وہی مارتا اور

وہی جلاتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی اکیلا معبود ہے۔"

پھر آگے چل کر آپ نے فرمایا" لوگو! خوب سُن لو۔ اپنے پالنے والے کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز پڑھو۔ سال بھر میں ایک مہینے رمضان کے روزے رکھو مال کی زکات نہایت خوشی سے دیا کرو، اور خانۂ کعبہ کا حج ادا کرو۔ لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے اُنھیں مضبوطی سے پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیزیں کیا ہیں؟ قرآن مجید اللہ کی کتاب اور میری سنّت" توحید کہتے

ہیں۔ اللہ کو ایک ماننا اور اس کے آگے سر جھکانا یہی اسلام ہے اور اسی کے سکھانے کے لئے رسول پاک دنیا میں تشریف لائے تھے۔ لوگ نادانی اور کم عقلی کی وجہ سے اللہ میاں کو چھوڑ کر اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو جیسے سورج، چاند، سمندر پہاڑ دریا اور چمکیلے ستاروں کو دیوتا سمجھ کر ان کی پوجا کرنے لگے تھے۔ ان چیزوں کے علاوہ انسان انسان کی پوجا کرتے تھے۔

کچھ لوگوں نے فرشتوں رسولوں کو

اللہ میاں تک رسائی کا وسیلہ جان کر
ان کی عبادت کرنا شروع کر دی تھی
ان کے خوب صورت بُت تراش کر رکھ لئے
تھے۔ کچھ لوگ پیغمبروں اور بڑوں کی
قبروں پر چڑھاوے چڑھانے میں
اللہ میاں کی خوشی خیال کرتے تھے۔

ان تمام خرابیوں کو مٹانے کے لئے
رسولِ پاک تشریف لائے۔ آپ نے ساری
دنیا کو بتایا کہ "خدا ایک ہے اور وہی
عبادت کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ
کسی کو پرستش کے لائق نہ جانو چاہے

وہ فرشتے ہوں یا رسول نبی ہوں یا ولی یہ سب کے سب اللہ کی مخلوق ہیں اللہ کے بندے ہیں خدا کے سوا کوئی روزی دینے اور نفع نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہی سب کا مالک ہے کوئی دوسرا اس کا ساجھی نہیں نہ کوئی اس کا مددگار ہے، نہ بیٹا ہے، نہ بھائی نہ ماں نہ باپ وہ اکیلا معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

قرآن پاک میں اللہ میاں نے رسول پاک کو توحید کی تعلیم اس طرح دی ہے۔

"کہہ دے اے محمدؐ! تمھارا اللہ تو بس ایک
ہے۔" ایک دوسری جگہ قرآن میں اس
طرح بتایا گیا ہے" ساری تعریف اللہ کے
لئے ہے جس کی نہ اولاد ہے، نہ اس کی
بادشاہی میں کوئی شریک ہے نہ وہ کمزور ہے
کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔" رسولِ پاک نے
مسلمانوں کو اچھی طرح بتا دیا ہے کہ" خدا کے
ساتھ شریک کرنے سے بڑھ کر اور کوئی
گناہ نہیں ہے۔"

رسولِ پاک نے یہ بھی بتا دیا کہ اللہ
میاں کی طرف سے دُنیا میں پیغمبر اور رسول

آتے رہے ہیں ان کا کام یہ تھا کہ لوگوں
کو سیدھی راہ پر چلنے کی ہدایت کریں اور
توحید کی تعلیم دیں۔

جب سے آدمی پیدا ہوئے ہیں اللہ
میاں نے ہر ملک اور ہر قوم میں اپنے نبی
بھیجے ہیں۔ آخر میں جب ساری دنیا ان
رسولوں کی بتائی ہوئی باتوں کو بھلا بیٹھی
تو اللہ میاں نے رسولِ پاک کو ساری دنیا
کے لئے آخری نبی اور سارے رسولوں
کا سردار بنا کر بھیجا آپ کے بعد نہ کوئی نبی
آئے گا اور نہ کوئی نیا دین۔ نبوت اور دین

پورا ہو چکا۔

جب تک ہم اللہ میاں کو ایک، اور اس کے رسولوں کو سچّا اور اس کے آخری رسول کو ساری دنیا کا ہادی نہ مانیں ہمارا ایمان ٹھیک نہ ہوگا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی توحید کے ساتھ تمام نبیوں کو سچّا مانیں۔ اور ان سب پیغمبروں کے کام کو پورا کرنے والا اور آخری نبی محمدؐ کو مانیں اور ان کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں، تب جاکر ہم سچّے مسلمان اور رسولِ پاک کے ماننے والے کہلائیں گے۔

اللہ میاں کو ایک ماننے، اس کے رسولوں کو سچّا ماننے اور اس کے پیارے رسول کو آخری رسول ماننے میں ہماری ہی بھلائی ہے تم پوچھو گے کیسے؟ تو ہم بتاتے ہیں جو آدمی صرف ایک خدا کو اپنا مالک اور معبود جانے گا اس کے دل میں کسی کا ڈر نہ ہوگا وہ خدا کے سوا کسی کا غلام نہیں بن سکتا وہ بہادر ہوگا تم جانتے ہو بہادر آدمی خود بھی خوش رہتا ہے اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ دنیا میں اطمینان سے رہتا ہے۔

رسولوں کو سچّا ماننے سے یہ فائدہ ہوگا
کہ ان کی پاک زندگیوں کے نمونے ہماری
زندگیوں کو اچھّا بنا دیں گے۔ رسولِ پاک
جو آخری نبی ہیں ان کی زندگی کو اپنے
لئے نمونہ بنائیں گے تو ہم دُنیا میں کامیاب
ہو جائیں گے۔

۲۔ نماز

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ رسول پاک پانچ وقت (فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) کی نماز خود بھی پابندی سے پڑھتے تھے اور سب مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کرتے تھے۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو نماز پڑھنے میں بڑا لطف آتا تھا اور آنا بھی چاہیئے کہ نماز میں چپ چاپ کھڑے ہو کر اللہ میاں سے باتیں کرتے ہیں، شاید تم پوچھو کہ اللہ میاں نماز

کے وقت کہاں ہوتے ہیں، ہم بتائے دیتے
ہیں وہ ہر جگہ موجود ہیں۔ وہ ہم کو دیکھتے
ہیں مگر ہم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ رسولِ پاک
اور آپ کے ساتھی نماز اس طرح پڑھتے تھے
کہ ان کو اور کسی چیز کی خبر نہیں رہتی تھی۔

تم پڑھ چکے ہو کہ رسولِ پاک نے آخری
حج میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی سخت تاکید
کی پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ
پڑھنے کی بڑی خوبیاں بیان فرماتے تھے۔
جب آپ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے اس
وقت آپ کی مبارک زبان پر یہ لفظ تھے

"نماز! نماز!! اور غلام کے حقوق"

نماز پڑھنے کے بڑے بڑے فائدے یہ ہیں

نماز پڑھنے والا ہمیشہ صاف ستھرا رہتا ہے۔
نماز پڑھنے والے کا جسم صاف رہتا ہے کیونکہ
ہر نماز کے لئے وضو کرنا پڑتا ہے۔ جو آدمی
صاف ستھرا رہتا ہے اسے کوئی بیماری
نہیں ہوتی۔ نماز پڑھنے والے کے کام میں
برکت ہوتی ہے۔ نماز پڑھنے سے آدمی
وقت کی پابندی سیکھتا ہے۔ ایک امام
کے پیچھے امیر، غریب، جوان، بوڑھے اور بچے
قبلہ رُخ ہو کر کچھ ایسی ادا سے کھڑے ہوتے

ہیں کہ دیکھنے والے پر بہت اثر ہوتا ہے۔

صفوں میں مسلمان اس شان سے کھڑے ہوتے ہیں کہ صفیں بالکل تیر کی طرح سیدھی ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں کی فوج کندھے سے کندھا ملائے پرا جمائے کھڑی ہے۔ نماز میں امیر، غریب، بوڑھا، جوان اکٹھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں میں محبت، ہمدردی اور مساوات پائی جاتی ہے۔ سچے مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اور پیار ہوتا ہے اس لئے رسولِ پاک نے تاکید

فرمائی ہے کہ پانچوں وقت کی نماز مل کر
جماعت کے ساتھ پڑھیں۔

نماز میں جتنی دعائیں ہیں ان سب
میں اللہ میاں کی تعریف اور بڑائی ہے
ہم اللہ میاں کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے
ہیں اپنی اور دوسروں کی بھلائی کے لئے
دعائیں مانگتے ہیں، اللہ میاں کی بڑائی
کا دھیان ہر وقت دل میں رکھتے ہیں۔
تاکہ اسلام کا پہلا سبق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمیشہ یاد رہے پھر
جب نماز ختم کر کے سلام پھیرتے ہیں تو

سلامتی اور امن کی دعا مانگتے ہیں۔ نیکی
اور بھلائی کی دعا مانگتے ہیں مگر یہ دعا صرف
اپنے لئے نہیں ہوتی سب مسلمانوں کے لئے ہوتی
ہے وہ دعا عام طور پر یہ ہوتی ہے۔ اے
ہمارے رب ہمارے دین اور دُنیا کو اچھا
بنا۔ خدا ہم سب کو نماز کا پابند بنائے۔
آمین!

۴۔ رمضان کے روزے

رسولِ پاک کے ذریعہ اللہ میاں نے قرآن میں مسلمانوں کو رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تم میں سے جن کو رمضان کا مہینہ ملے وہ پورے رمضان کے روزے رکھے۔ دوسری جگہ ہے "تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا" ایک اور جگہ قرآن میں اس طرح حکم ہے "روزے رکھنا تمھارے لئے بہت مفید ہیں"

رسولِ پاک رمضان کے روزے خود

رکھتے تھے۔ اور اپنے ماننے والوں کو پابندی
سے روزہ رکھنے کی تاکید کرتے تھے۔ رمضان
کے علاوہ یوں بھی اکثر آپ روزے رکھتے تھے
لیکن آپ اپنے ساتھیوں کو رمضان کے
علاوہ کثرت سے روزہ رکھنے کی ممانعت
کرتے تھے۔

روزے رکھنے کے بڑے بڑے فائدے
ہیں ان میں سے تھوڑے سے ہم تمہیں بتائے
دیتے ہیں پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ روزے رکھنے
والے کی صحت اچھی رہتی ہے۔ تم نے دیکھا
ہوگا کبھی طبیب یا حکیم اپنے بیماروں کو

کھانے سے روکتے ہیں اس لئے کہ کھانے سے
ان کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ رات
دن آدمی کھاتا رہتا ہے۔ پیٹ کو آرام کم
ملتا ہے اس لئے وہ ٹھیک کام نہیں کر سکتا
اگر اس کو کام سے روک دیا جائے، اس کی
تکان دور ہو جاتی ہے اور پھر وہ صحیح طور
پر کام کرنے لگتا ہے۔

روزے کی بھوک پیاس سے امیر آدمیوں
کو مفلس اور نادار لوگوں کی بھوک پیاس کا
اندازہ ہوتا ہے اور ان کے دل میں غریبوں
کی مدد کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ عام طور پر دیکھا

گیا ہے کہ رمضان میں لوگ غریبوں کی مدد زیادہ کرتے ہیں روزے رکھنے سے آدمی کو اپنے اوپر اچھّی طرح قابو ہو جاتا ہے۔ اللہ میاں کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے غرض کہ روزہ رکھنے سے صحت اچھّی رہتی ہے اور آدمی اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے۔

۴۔ مال کی زکات

رسولِ پاک کے ذریعے اللہ میاں نے
مسلمانوں کو قرآن پاک میں اس طرح حکم دیا
ہے "زکات دیتے رہو" دوسری جگہ قرآنِ
پاک میں اس طرح ہے "کھیتوں کے کاٹنے
اور پھلوں کے توڑنے کے دن خدا کا حق
دے دیا کرو" ایک اور جگہ قرآن میں رسول
پاک کو حکم دیا گیا ہے " ان کے د مسلمانوں
کے) مال سے زکات لیا کرو"

رسولِ پاک امیر آدمیوں سے اس

حساب سے جو اللہ نے قرآن میں مقرر فرمایا ہے، روپے لیتے تھے۔ بس یہی زکات ہے۔ زکوٰۃ کے روپے سے آپ نے بیت المال یعنی اسلامی خزانہ قائم کیا تھا اور اس روپے سے محتاجوں اور مسکینوں کی جو کمانے کے قابل نہ تھے مدد کرتے تھے۔ آپ غلاموں کو اُن کے مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیتے تھے۔ ایسے قرض داروں کے قرض چکا دیتے تھے۔ جن میں قرض ادا کرنے کی سکت نہ ہوتی تھی۔ اسلام کے دشمنوں سے (جو مسلمانوں کے مٹانے کے بڑی بڑی فوجیں لے کر آتے تھے)، مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار

اور سواریاں خریدتے تھے اس کے علاوہ زکات کا روپیہ ملک کی اور ضرورتوں میں خرچ ہوتا تھا۔

زکات دینے میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کو جو مفلسی کے مارے پریشان اور دربدر مارے پھرتے ہیں کھانے کو مل جاتا ہے، اطمینان سے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملک بھر میں خوشی اور آرام رہتا ہے جس مال کی زکات نکالی جاتی ہے اس میں برکت ہوتی ہے۔ جب غریبوں اور محتاجوں کو تمہارے کمائے ہوئے مال میں سے

کچھ حصہ ملتا ہے تو وہ اپنی ضرورتیں پوری کرکے دعائیں دیتے ہیں۔ ان دعاؤں کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اللہ میاں زکات دینے والوں کے مال میں برکت دے دیتے ہیں۔

۵۔ خانہ کعبہ کا حج

قرآن میں اللہ میاں نے رسولِ پاک کے ذریعہ مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ" اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جن کو سفر کرنے کی مقدرت ہو" دوسری جگہ قرآن میں اس طرح حکم ہے:" اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو" تم پوچھو گے حج کسے کہتے ہیں؟ ہم بتائے دیتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی چند اصولوں اور قاعدوں کے ساتھ خاص زمانے یعنی حج کے مہینے میں خاص جگہوں یعنی مکّہ، عرفات

وغیرہ میں اللہ میاں کی عبادت کرنے کا نام
حج ہے۔ رسولِ پاک نے امیر مسلمانوں کو حج
کرنے کی بڑی تاکید کی ہے۔ آپ نے خود حج
کرکے مسلمانوں کے لئے نمونہ قائم کردیا۔ آپ
کا آخری حج جس کے بعد آپ نے وصال کیا
بہت مشہور ہے۔ اس حج میں ایک لاکھ چوبیس
ہزار مسلمان حاضر تھے، یہ سب بِن سلے کپڑے
ایک چادر کا تہمد باندھے اور ایک چادر
اوڑھے ننگے سر اپنے رسول کے ساتھ مکّہ
سے باہر ایک بڑے میدان میں جس کا نام عرفات
ہے گویا خدا کے سامنے کھڑے تھے۔ رسولِ پاک

اپنے ماننے والوں کو یہ بتا رہے تھے: لوگو!
جس طرح تم آج کے دن اس مہینہ اور اس
شہر کا احترام کرتے ہو۔ اسی طرح ایک دوسرے
کے مال اور جان کو حرام سمجھو۔ لوگو! خبردار
میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ ایسا نہ ہو کہ ایک
دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ۔ لوگو!
سُن لو اپنے پروردگار کی عبادت کرو پانچ
وقت کی نماز پڑھو، سال بھر میں ایک مہینہ
کے روزے رکھو، مال کی زکوٰۃ نہایت خوشی
سے دیا کرو اور خانہ کعبہ کا حج بجا لاؤ لوگو!
میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم

نے انھیں مضبوطی سے پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہوگے" وہ چیزیں کیا ہیں؟ قرآن مجید، اللہ کی کتاب اور میری "سنت"۔

اس کے بعد آپ نے مسلمانوں سے پوچھا "لوگو! تم سے خدا میری نسبت پوچھے گا تو کیا جواب دوگے؟ مسلمانوں نے جواب دیا" ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا آخری پیغام۔ یعنی اسلام ہم تک پہنچایا، اور آپ نے اپنا فرض پورا کردیا" تب آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا " اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ۔ رہنا!! اے اللہ

گواہ رہنا !!!" ٹھیک اسی وقت قرآن کی ایک
آیت اُتری جس کا مطلب یہ ہے " آج میں
نے تمہارے لئے تمھارا دین پورا کردیا اور
اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ اور تمھارے
لئے دین اسلام کو پسند کیا۔"

حج کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ دُنیا بھر کے مسلمان
آپس میں ملتے ہیں ان کی جان پہچان ایک
دوسرے سے ہوتی ہے، ایک دوسرے کے
دُکھ سُکھ میں واقف ہو جاتے ہیں۔ حج میں اسلام
کے بھائی چارے اور مساوات کا تماشا دیکھنے
کے قابل ہوتا ہے، سارے حاجی امیر غریب، جوان

بوڑھے، مرد اور عورتیں مکّہ کے باہر عرفات
کے میدان میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ سب بغیر
سِلے کپڑے یعنی ایک تہمد باندھے اور ایک
چادر اوڑھے ہوتے ہیں اور سب کی زبانوں
پر عربی کی ایک دُعا ہوتی ہے جس سے سارا
عرفات کا میدان گونج اٹھتا ہے جس کا اُردو
میں مطلب یہ ہے "اے میرے مولا! میں حاضر
ہوں! اے میرے مولا! میں حاضر ہوں!! میں
حاضر ہوں!!! تیرا کوئی ساجھی نہیں، میں حاضر
ہوں! نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے۔ کوئی تیرا
ساجھی نہیں"
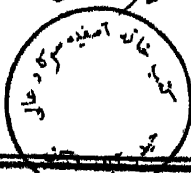
چھوٹے بچوں کی کتابیں

ہمارے نبی:- ہمارے پیارے نبی کی پاک زندگی کی کہانیاں آسان اور دلچسپ زبان میں لکھی گئی ہیں۔ قیمت ۳ر

آخری نبی:- رسول مقبول کے مختصر مگر جامع حالات۔ چھوٹے چھوٹے جملے اور ہلکے پھلکے الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

رسول پاک:- اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول پاک کون تھے۔ کیسے تھے اور کیا سکھایا۔ قیمت ۲ر

چار یار:- حضرات خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم کے سبق آموز اور دلچسپ حالات۔ قیمت ۲ر

عقائد اسلام:- یہ رسالہ اسلامی عقائد سکھانے کے لئے آسان زبان میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

ارکان اسلام:- اس میں اسلام کے پانچوں ارکان آسان زبان میں سمجھائے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر